السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اللہ تعالیٰ جس چیز کا ارادہ کرتا ہے تو کن کہتا ہے کیا دنیا کو ہدایت کرنے کا ارادہ کیا تھا یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ہدایت دو طرح کی ہے ایک اراء ۃ الطریق یعنی رستہ دکھلا دینا۔ اور حق ناحق سمجھا دینا۔ اس کا ارادہ اللہ کرتا ہے۔ قرآن مجید میں ہے:

يُرِيدُ اللَّهُ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ وَيَهْدِيَكُمْ سُنَنَ الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ

''خدا ارادہ کرتا ہے کہ تمہارے لیے بیان کرے اور تمہیں پہلے لوگوں کے طریقوں کی ہدایت کرے۔''

اس آیت سے معلوم ہوا کہ خدا بندوں کی ہدایت کا ارادہ کرتا ہے اور وہ ہو بھی جاتی ہے، یعنی بندہ کو حق ناحق کا بتلانے سے پتہ لگ جاتا ہے۔ آگے خواہ قبول کرے یا نہ چنانچہ قرآن مجید میں ہے:

اِنَّا هَدَيْنٰهُ السَّبِيْلَ اِمَّا شَاكِرًا وَّاِمَّا كَفُوْرًا

''ہم نے انسان کو ہدایت کی آگے وہ شکر کرنے والا ہے یا کفر کرنے والا ہے یہ ایک طرح کی ہدایت ہوئی۔''

دوم: الدلالة الموصلة: یعنی حق کو پہنچا دینا اور بندہ کے اختیار کے بغیر دل میں اس کو جگہ دینا۔'' اس کا اللہ ارادہ نہیں کرتا، کیونکہ پھر بندہ فعل مختار نہیں رہتا۔ قرآن مجید میں ہے

(فَلَوْ شَآءَ لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِيْنَ) (۸ ۵

''خدا چاہتا تو تمہیں سب کو ہدایت کر دیتا۔''

یعنی تمہارے اختیار کے بغیر محض قدرت کے تصرف سے تمہیں ہدایت والے بنانا چاہتا، جیسے فرشتوں کو ایسے ہی کیا ہے تو تم سب ہدایت والے ہو جاتے لیکن وہ اس طرح نہیں کرتا بلکہ تمہیں اپنے اختیار پر چھوڑا ہے۔ تاکہ اپنے اختیار سے نیکی بدی کر کے بدلے کے مستحق بنو۔ اگر جبراً ہدایت کر دیتا تو بندہ کے اختیار کو دخل نہ ہوتا تو پھر اس میں بندہ کا کیا کمال تھا اور وہ انعام کا مستحق کس طرح ہو سکتا۔ پس ضروری بات ہے کہ اللہ اس طرح کا ارادہ نہ کرے۔ (فتاویٰ روپڑی جلد اول، صفحہ ۱۷۷)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاوی علمائے حدیث

جلد 09 ص 348

محدث فتویٰ